اِستِغفار

کو اپنا معمول بنا لیجیے!

حفیظ الرحمٰن الاعظمی

ترجمہ و اضافہ
طارق محمود زبیری

منشورات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندوں کی یہ امتیازی خوبی بیان فرمائی ہے کہ وہ سحر کے اوقات میں اللہ کے حضور گڑگڑاتے ہیں اور توبہ واستغفار کرتے ہیں اور مومنوں کو تلقین فرمائی کہ وہ توبہ واستغفار کرتے رہیں اور یہ یقین رکھیں کہ اللہ ان کے گناہوں پر عفو و درگزر کا پردہ ڈال دے گا۔ اس لیے کہ وہ بڑا معاف فرمانے والا اور اپنے بندوں سے انتہائی محبت کرنے والا ہے۔

اور اپنے پروردگار سے مغفرت چاہو اور اس کے آگے توبہ کرو' بلاشبہ میرا رب بڑا ہی رحم فرمانے والا اور بہت ہی محبت کرنے والا ہے۔[ھود ۱۱: ۹۰]

اللہ کی رحمت سے ہمیشہ پر اُمید رہیے اور یہ یقین رکھیے: کہ میرے گناہ خواہ کتنے ہی زیادہ ہوں' اللہ کی رحمت اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔ سمندر کی جھاگ سے زیادہ گناہ کرنے والا بھی جب اپنے گناہوں پر شرمسار ہو کر اللہ کے حضور گڑگڑاتا ہے تو اللہ اس کی سنتا ہے اور اس کو اپنے دامن رحمت میں پناہ دیتا ہے۔

اے میرے وہ بندو! جو اپنی جانوں پر زیادتی کر بیٹھے ہو' اللہ کی رحمت سے ہرگز مایوس نہ ہونا۔ یقیناً اللہ تمہارے سارے گناہ معاف فرما دے گا' وہ بہت ہی معاف فرمانے والا بڑا ہی مہربان ہے۔ اور تم اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری بجالاؤ اس سے پہلے کہ تم پر کوئی عذاب آپڑے اور پھر تم کہیں سے مدد نہ پاسکو۔[الزمر ۵۳'۵۴]

- اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو ذہنی سکون، شرح صدر، جسمانی راحت، اطمینان قلب اور متاع حسنہ حاصل ہو تو استغفار کو اپنا شعار بنالیجیے:

اور یہ کہ تم اپنے رب سے معافی چاہو اور اس کی طرف پلٹ آؤ تو وہ ایک مدتِ خاص تک تم کو اچھا سامانِ زندگی دے گا۔ [ھود ۱۱:۳]

- اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ جسمانی طور پر مضبوط ہوں اور آپ کا جسم مصائب و آلام اور آفات و امراض سے محفوظ رہے تو استغفار کیجیے:

اور اے میری قوم کے لوگو! اپنے رب سے معافی چاہو پھر اس کی طرف پلٹو۔ وہ تم پر آسمان کے دہانے کھول دے گا۔ اور تمھاری موجودہ قوت پر مزید قوت کا اضافہ کرے گا۔ مجرم بن کر [بندگی سے] منہ نہ پھیرو۔ [ھود ۱۱:۵۲]

- اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ حوادثِ زمانہ اور آزمایش و فتن سے مامون رہیں تو استغفار کو اپنا معمول بنالیجیے:

اس وقت تو اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نازل کرنے والا نہ تھا، جب کہ تو ان کے درمیان موجود تھا، اور نہ اللہ کا یہ قاعدہ ہے کہ لوگ استغفار کر رہے ہوں اور وہ ان کو عذاب دے دے۔ [الانفال ۸:۳۳]

- اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی زمین موسلا دھار بارش سے سیراب ہو اور اولادِ صالح، مالِ حلال اور کشادہ رزق آپ کا مقدر ٹھیرے، تو اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کیجیے:

میں نے کہا، اپنے رب سے معافی مانگو، بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا، تمھیں مال اور اولاد سے نوازے گا، تمھارے لیے باغ پیدا کرے گا اور تمھارے لیے نہریں جاری کر دے گا۔ [نوح ۷۱:۱۰-۱۲]

- اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو رفع درجات، نیکیوں میں اضافہ اور برائیوں سے نجات نصیب ہو، تو استغفار ہی اس کا واحد راستہ ہے:

اور کہتے جانا حِطَّۃٌ حِطَّۃٌ [حطۃ کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا سے اپنی خطاؤں کی معافی مانگتے ہوئے جانا، دوسرے یہ کہ لُوٹ مار اور قتل عام کے بجائے بستی کے باشندوں میں درگزر اور عام معافی کا اعلان کرتے ہوئے جانا] ہم تمھاری خطاؤں سے درگزر کریں گے اور نیکوکاروں کو مزید فضل و کرم سے نوازیں گے۔[البقرہ ۲: ۵۸]

استغفار گناہوں اور غلطیوں کا کامیاب علاج اور بہترین دوا ہے۔ اسی لیے اللہ کے نبیؐ ہمیشہ استغفار کا حکم دیا کرتے تھے: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرو اور اسی کی طرف رجوع کرو۔ بے شک میں ایک دن میں ۱۰۰ مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سچّے دل سے معافی مانگنے والے سے راضی ہو جاتا ہے، اس لیے کہ وہ شخص اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے اپنے پالنہار کی طرف رجوع کرتا ہے۔

گویا کہ وہ کہتا ہے: اے میرے رب! میں نے غلطیوں، برائیوں اور گناہوں کا ارتکاب کیا ہے، تیرے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی اور حدود سے تجاوز کیا ہے، اپنے نفس پر ظلم کیا ہے۔ مجھے شیطان نے اپنی چالوں میں جکڑ لیا، خواہشات نے مجھے مغلوب بنالیا، نفس امارہ نے مجھے دھوکے میں ڈالا۔ میں تیرے حلم، عفو و درگزر، بے پناہ سخاوت اور تیری بے پایاں رحمت سے اُمید لگا کر تیرے حضور نہایت ہی شرمندہ ہو کر معافی کا طلب گار ہوں۔ اے اللہ! مجھے معاف کر دے، میری غلطیوں سے درگزر فرما اور میرے ساتھ نرمی کا معاملہ کر۔ تیرے سوا میرا کوئی رب نہیں ہے اور میں تیری ہی بندگی کرتا ہوں۔

ایک صحیح حدیث میں آیا ہے: ’’جس نے استغفار کی پابندی کی، اللہ تعالیٰ اس کو ہر

مشکل سے نجات اور ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ عطا کر دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ جس کا وہ گمان بھی نہیں کرسکتا''۔ ایک دل چسپ واقعہ ہے کہ ایک شخص کی اولاد نہیں ہوتی تھی۔ اس نے بہت سے ڈاکٹروں سے علاج کروایا لیکن کوئی بھی اس کا علاج نہ کرسکا۔ آخر کار اس نے ایک عالمِ دین سے استفسار کیا تو انھوں نے کہا: کثرت سے استغفار کیا کرو کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا مستغفرین سے وعدہ ہے کہ: ''وہ تمھیں مال اور اولاد سے نوازے گا'' [نوح ۷۱:۱۲]۔ اس شخص نے کثرت سے استغفار کرنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے صالح اولاد عطا فرما دی۔

استغفار کے فوائد اور اس کے اثرات کے بارے میں قرآن مجید میں بہت سی آیات نازل ہوئی ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں:

اپنے قصور کی معافی چاہو اور صبح و شام اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہو۔ [المومن ۴۰:۵۵]

اور معافی مانگو اپنے قصور کے لیے بھی اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے بھی۔ [محمد ۴۷:۱۹]

اللہ سے درگزر کی درخواست کرو وہ بڑا درگزر فرمانے والا رحیم ہے۔ [النساء ۴:۱۰۶]

ان کے لیے ان کے رب کے پاس باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہاں انھیں ہیشگی کی زندگی حاصل ہوگی، پاکیزہ بیویاں ان کی رفیق ہوں گی اور اللہ کی رضا سے وہ سرفراز ہوں گے۔ اللہ اپنے بندوں کے رویے پر گہری نظر رکھتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں: مالک ہم ایمان لائے، ہماری خطاؤں سے درگزر فرما اور ہمیں آتش دوزخ سے بچا۔ یہ لوگ صبر کرنے والے ہیں، راست باز ہیں، فرماں بردار اور فیاض ہیں اور رات کی آخری گھڑیوں میں اللہ سے مغفرت کی دعائیں مانگا

کرتے ہیں۔[آل عمرٰن ۳:۱۶-۱۷]

اس وقت تو اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نازل کرنے والا نہ تھا، جب کہ تو ان کے درمیان موجود تھا، اور نہ اللہ تعالیٰ کا یہ قاعدہ ہے کہ لوگ استغفار کررہے ہوں اور وہ ان کو عذاب دے۔[الانفال ۸:۳۳]

اور جن کا حال یہ ہے کہ اگر کوئی فحش کام ان سے سرزد ہوجاتا ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کرکے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو معاً اللہ انھیں یاد آجاتا ہے اور اس سے وہ اپنے قصوروں کی معافی چاہتے ہیں کیوں کہ اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہ معاف کرسکتا ہو، اور وہ کبھی دانستہ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے۔[آل عمرٰن ۳:۱۳۵]

فی الواقع جو لوگ خدا سے ڈرنے والے ہیں ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ کبھی شیطان کے اثر سے کوئی بُرا خیال اگر انہیں چھو بھی جاتا ہے تو وہ فوراً چوکنے ہوجاتے ہیں اور پھر انہیں صاف نظر آنے لگتا ہے کہ صحیح روش کیا ہے۔[الاعراف ۷:۲۰۱]

استغفار کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی بے شمار احادیث ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

حضرت اَغَرّ مُزَنیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کبھی کبھی میرے دل پر غفلت کا پردہ آجاتا ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے دن میں ۱۰۰ مرتبہ معافی طلب کرتا ہوں۔[مسلم]

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

اگر تم میں سے کسی شخص کا اونٹ ایک بے آب و گیاہ صحرا میں گم ہوگیا ہو اور اس شخص نے کھانے پینے کا سامان بھی اسی گم ہونے والے اونٹ پر لادا ہوا ہو اور وہ شخص

چاروں طرف اس لق و دق صحرا میں اپنے اونٹ کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر مایوس ہو چکا ہو پھر وہ زندگی سے بے آس ہو کر کسی درخت کے نیچے موت کے انتظار میں لیٹ رہا ہو۔ٹھیک اسی حالت میں وہ اپنے اونٹ کو سارے سامان سے لدا ہوا اپنے پاس کھڑا دیکھے تو تصور تو کرو اس کو کیسی خوشی ہو گی! تمہارا پروردگار اس شخص سے بھی کہیں زیادہ اس وقت خوش ہوتا ہے جب تم میں سے کوئی بھٹکا ہوا بندہ اس کی طرف پھر پلٹتا ہے اور گمراہی کے بعد پھر وہ فرمانبرداری کی روش اختیار کرتا ہے۔

[ترمذی]

ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے اسی حقیقت کو ایک اور تمثیل میں واضح فرمایا جو نہایت ہی اثر انگیز ہے۔

ایک موقع پر کچھ جنگی قیدی گرفتار ہو کر آئے۔ان میں ایک عورت بھی تھی جس کا دودھ پیتا بچہ چھوٹ گیا تھا۔وہ مامتا کی ماری ایسی بے قرار تھی کہ جس چھوٹے بچے کو پالیتی اپنی چھاتی سے لگا کر دودھ پلانے لگتی، اس عورت کا یہ حال دیکھ کر نبی ﷺ نے صحابہؓ سے پوچھا کیا تم توقع کر سکتے ہو کہ یہ ماں اپنے بچے کو خود اپنے ہاتھوں آگ میں پھینک دے گی؟ صحابہؓ نے کہا ''یارسول اللہ ﷺ! خود پھینکنا تو درکنار، وہ اگر گرتا ہو تو یہ جان کی بازی لگا کر اس کو بچائے گی۔'' اس پر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔'' خدا اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحیم اور مہربان ہے جتنی یہ ماں اپنے بچے پر مہربان ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

''سارے کے سارے انسان خطاکار ہیں اور بہترین خطاکار وہ ہیں جو بہت زیادہ توبہ کرنے والے ہیں۔'' [ترمذی]

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

''رب کریم کی قسم! میں اللہ تعالیٰ سے دن میں ۷۰ سے زائد مرتبہ معافی مانگتا ہوں''۔

حضرت شداد بن اوسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ اپنے رب سے یہ دعا کرے:

اَللّٰھُمَّ اَنتَ رَبِّیْ لَا اِلٰـہَ اِلاَّ اَنتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ ، وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ ، فَاغْفِرْلِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلاَّ اَنْتَ ۔[بخاری]

میرے اللہ، تو تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، جتنا بس میں ہے تجھ سے عہد و پیمان پورا کرتا ہوں۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں، جو کچھ کیا اُس کے شر سے۔ اپنے اوپر تیری نعمتوں کا اعتراف ہے اور ساتھ ہی اپنے گناہوں کا اقرار۔ پس مجھے بخش دے، تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔

جس شخص نے دن کے وقت پورے یقین کے ساتھ یہ دعا کی اور اسی روز شام سے پہلے فوت ہوگیا تو وہ جنت میں جائے گا، اور جس شخص نے رات کے وقت پورے اعتماد کے ساتھ اللہ سے یہی دعا کی اور وہ صبح ہونے سے پہلے فوت ہوجاتا ہے تو وہ بھی جنت میں جائے گا۔[بخاری]

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے: ہم نے بعض اوقات گنتی کر کے دیکھا کہ حضور ﷺ ایک مجلس میں ۱۰۰ مرتبہ یہ دعا کیا کرتے تھے:

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

اے میرے رب! مجھے معاف فرما دے اور میری توبہ قبول فرما لے۔ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔[سنن ابی داؤد، ترمذی، ابن ماجہ]

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص استغفار کا التزام کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے ہر تنگی سے چھٹکارا اور ہر مشکل سے

نجات عطا فرما دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق دے گا کہ جو اس کے گمان میں بھی نہ ہو گی۔ [سنن ابی داؤد، ابن ماجہ]

استغفار کے حوالے سے احادیث میں ایک نہایت اثر انگیز واقعہ کا ذکر آیا ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا کہ پچھلی قوم میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے خون کیے تھے۔ اس نے لوگوں سے معلوم کیا کہ دنیا میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ لوگوں نے اس کو ایک خدا رسیدہ راہب کا پتہ دیا۔ وہ اس راہب کے پاس گیا اور بولا: حضرت! میں نے ننانوے خون کیے ہیں، کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ راہب نے کہا: نہیں تمہاری توبہ قبول ہونے کی اب کوئی صورت نہیں۔ یہ سنتے ہی اس شخص نے مایوسی میں اس راہب کو بھی قتل کر دیا اور اب وہ پورے سو افراد کا قاتل تھا۔ اب اس نے پھر لوگوں سے دریافت کرنا شروع کیا کہ روئے زمین میں دین کا سب سے بڑا عالم کون ہے؟ لوگوں نے اس کو ایک اور راہب کا پتہ دیا۔ وہ توبہ کی غرض سے راہب کے پاس گیا اور کہا حضرت! میں نے سو قتل کیے ہیں۔ یہ بتائیے کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اور میری بخشش کی کوئی صورت ہے۔ راہب نے کہا کیوں نہیں! بھلا تمہارے اور توبہ کے درمیان کون سی چیز رکاوٹ ہے۔ تم فلاں ملک میں جاؤ۔ وہاں خدا کے کچھ نیک بندے عبادت میں مصروف ہیں۔ تم بھی ان کے ساتھ عبادت میں لگ جاؤ اور پھر کبھی لوٹ کر اپنے وطن نہ آنا کیونکہ یہ جگہ تمہارے لیے مناسب نہیں ہے۔ [یہاں تمہارے لیے توبہ پر قائم رہنا اور اصلاح حال کی کوشش کرنا بہت مشکل ہے]۔ وہ شخص روانہ ہوا۔ ابھی آدھے راستے تک ہی پہنچا تھا کہ موت کا پیغام آ گیا۔ اب رحمت اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ گناہوں سے توبہ کر کے اور خدا کی طرف متوجہ ہو کر ادھر آیا ہے۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا، نہیں! ابھی اس نے کوئی بھی نیک عمل نہیں کیا۔ یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک فرشتہ انسان کی صورت میں آیا۔ ان فرشتوں نے اس کو اپنے حکم بنا لیا کہ وہ ان

دونوں کے درمیان کوئی فیصلہ کردے۔ اس نے کہا' دونوں طرف کی زمین ناپو اور دیکھو کہ وہ جگہ یہاں سے قریب ہے جہاں سے یہ شخص آیا ہے یا وہ جگہ یہاں سے قریب ہے جہاں اس شخص کو جانا تھا۔ فرشتوں نے زمین کو ناپا تو وہ جگہ سے قریب نکلی جہاں اس شخص کو جانا تھا اور جاتے ہوئے راہ میں فرشتہ رحمت نے اس کی روح قبض کر لی اور خدا نے اس کو بخش دیا۔ [بخاری و مسلم]

اس واقعے سے سبق ملتا ہے کہ مومن عمر کے جس حصّے میں بھی اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو کر سچّے دل سے خدا کے حضور گڑگڑائے گا تو اللہ اسے اپنے دامن مغفرت میں سمیٹ لے گا اور کبھی نہیں دھتکارے گا۔

استغفار کے حوالے سے چند باتیں پیش نظر رہیں۔

ا۔ توبہ کی قبولیت سے کبھی مایوس نہ ہوں۔ کیسے ہی بڑے بڑے گناہ ہو گئے ہوں' توبہ سے اپنے نفس کو پاک کیجیے اور خدا سے پراُمید رہیے۔ مایوسی کافروں کا شیوہ ہے۔ گناہ کے بعد شیطان کی سب سے بڑی چال یہ ہے کہ بندہ مومن کو اللہ کی رحمت سے نااُمید کر دے۔ اہل اللہ کا قول ہے:

گناہ کرنا خطرناک ہے لیکن گناہ کے بعد توبہ نہ کرنا اُس سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

اور کبھی ان سے کوئی فحش کام سرزد ہو جاتا ہے یا وہ اپنے اوپر کبھی زیادتی کر بیٹھتے ہیں تو معاً انہیں خدا یاد آ جاتا ہے اور وہ اس سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں اور خدا کے سوا کون ہے جو گناہوں کو معاف کر سکتا ہے؟ اور وہ جانتے بوجھتے اپنے کیے پر ہرگز اصرار نہیں کرتے۔ [اٰل عمرٰن ۳:۱۳۵]

حضرت ابوسعید ابوالخیرؒ کی یہ رباعی بہت ہی خوب ہے:

باز آ باز! آں چہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ

ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

پلٹ آ خدا کی طرف پھر پلٹ آ۔ تو جو کچھ اور جیسا بھی ہے خدا کی طرف پلٹ آ۔ اگر تو کافر، آتش پرست اور بت پرست ہے تب بھی خدا کی طرف پلٹ آ۔ ہمارا یہ دربار مایوسی اور نااُمیدی کا دربار نہیں اگر تو نے سو بار بھی توبہ کر کے توڑ دی ہے، تب بھی پلٹ آ۔

اور ماہر القادری مرحوم کہتے ہیں

اس دل پہ خدا کی رحمت ہو جس دل کی یہ حالت ہوتی ہے
اک بار خطا ہو جاتی ہے سو بار ندامت ہوتی ہے

اے مصیبتوں اور دکھوں کے مارے پریشان حال انسان!

استغفار کیا کر، اس سے حزن و ملال کے بادل چھٹ جاتے ہیں۔ یہ ایسا مرہم ہے جس سے زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔ یہ ایسی دوا ہے کہ اس کے بعد کسی اور دوا کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ [المجتمع، کویت، شمارہ ۱۶۳۹، ۱۹ فروری ۲۰۰۵ء]

[اس میں کچھ اضافے کیے گئے ہیں، مترجم]

[ماہنامہ ترجمان القرآن، جولائی ۲۰۰۵ء]

استغفار

- رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ○ (ابراهیم-۴۱)
- رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ○ (آل عمران-۱۹۳)
- رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ. (ابن ماجه)
- اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِي مِنْ عَمَلِي. (المستدرك للحاكم)

"اے اللہ! میرے گناہوں کے مقابلے میں تیری مغفرت بہت وسیع ہے اور میرے عمل کے مقابلے میں تیری رحمت کی زیادہ امید ہے"۔

- اَللّٰهُمَّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي. (متفق علیه)

"اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بڑا ظلم کیا اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخشتا پس تو اپنی جانب سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما"۔

- اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ. اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاۤءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ (متفق علیه)

"اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری رکھ جس طرح تو نے مشرق ومغرب کے درمیان دوری رکھی ہے۔ اے اللہ! مجھے خطاؤں سے ایسا پاک صاف کردے جیسے سفید کپڑا میل سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال"۔

کوڈ: 04101

منشورات

قیمت: روپے

منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ فون: 3543 4909 فیکس: 042-3543 4907